ہندستان کے عہدِ ماضی میں مسلمان حکمرانوں کی مذہبی رواداری، سید صباح الدین عبدالرحمٰن۔ ناشر: عباد پبلشرز، لاہور۔ ملنے کا پتا: مکتبہ اسلامیہ بالمقابل رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۳۷۲۴۴۹۷۳۔ صفحات: ۶۷۱۔ قیمت: ندارد۔

مصنف کا دعویٰ ہے کہ کسی معاشرے میں موانست اور یگانگت و یک جہتی پیدا کرنے میں سب سے بڑا کردار حکمرانوں کا ہوتا ہے۔ اگر وہ فراخ دلی اور انسان دوستی کا ثبوت دیں تو رواداری کو تقویت ملتی ہے۔ اسی طرح اگر متعصب اہلِ قلم یا مذہبی راہ نما یا سیاسی کارکن، تاریخ کو مسخ کیے بغیر، ایسے واقعات کو منظرعام پر لائیں جو مذہبی رواداری کو تقویت دیتے ہیں تو معاشرے سے نفرت وعداوت کے جذبات، اگرکلّی طور پر ختم نہیں، تو کم ضرور کیے جاسکتے ہیں۔

مسلمانوں نے برعظیم پاک و ہند پر صدیوں حکومت کی ہے۔ ہندو اور مسلمان صدیوں ساتھ ساتھ رہے۔ یہ مسلم حکمرانوں کی مذہبی رواداری ہی کا اعجاز تھا کہ معاشرہ بالعموم پُرامن رہا۔ کتاب میں عربوں کی سندھ میں آمد اور سوا تین سو سال تک کے عہدِ حکمرانی میں حکمران طبقے کے دیگر مذاہب کے لوگوں سے نیک سلوک اور رواداری کے واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ محمود غزنوی نے غزنی میں ہندوؤں کے لیے محلّہ آباد کیا اور سکّوں پر ایک طرف کی عبارت سنسکرت میں کندہ کرائی۔ غزنوی نے ہندو لشکری فوج میں شامل کیے اور ان ہندو سرداروں کو عہدے دے کر ان پر اعتماد کیا۔ اسی حصّے میں شہاب الدین غوری، علاء الدین خلجی اور محمد تغلق کے عدل و انصاف اور حُسنِ سلوک کے واقعات درج ہیں۔ مغل بادشاہوں کے عدل و انصاف اور دیگر مذاہب کے مذہبی پیشواؤں سے عزت و توقیر کے سلوک کی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ مثلاً ہمایوں نے مہاراجا سانگا کی بیوہ کے بیٹوں کو مفتوحہ علاقے واپس کردیے کہ وہ ہمایوں کی راکھی بند بہن بن گئی تھی۔ اکبر نے ہندو راجے نہ صرف نورتنوں میں شامل کیے بلکہ انھیں بڑے بڑے عہدے دیے اور جاگیریں بخشیں۔ عہد عالم گیری میں بہت سے ہندو منصب دار تھے۔ مزید برآں برہمن خاندانوں کو اور ہندو پجاریوں کو بھی جاگیریں عطا کی گئیں۔ کتاب میں مسلم حکمرانوں کے فراخ دلانہ رویوں پر مشتمل سیکڑوں واقعات درج ہیں۔ دراصل یہ سب کچھ اس پختہ کردار کا نتیجہ ہے جو اسلامی تعلیم و تربیت کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ (عبداللہ شاہ ہاشمی)